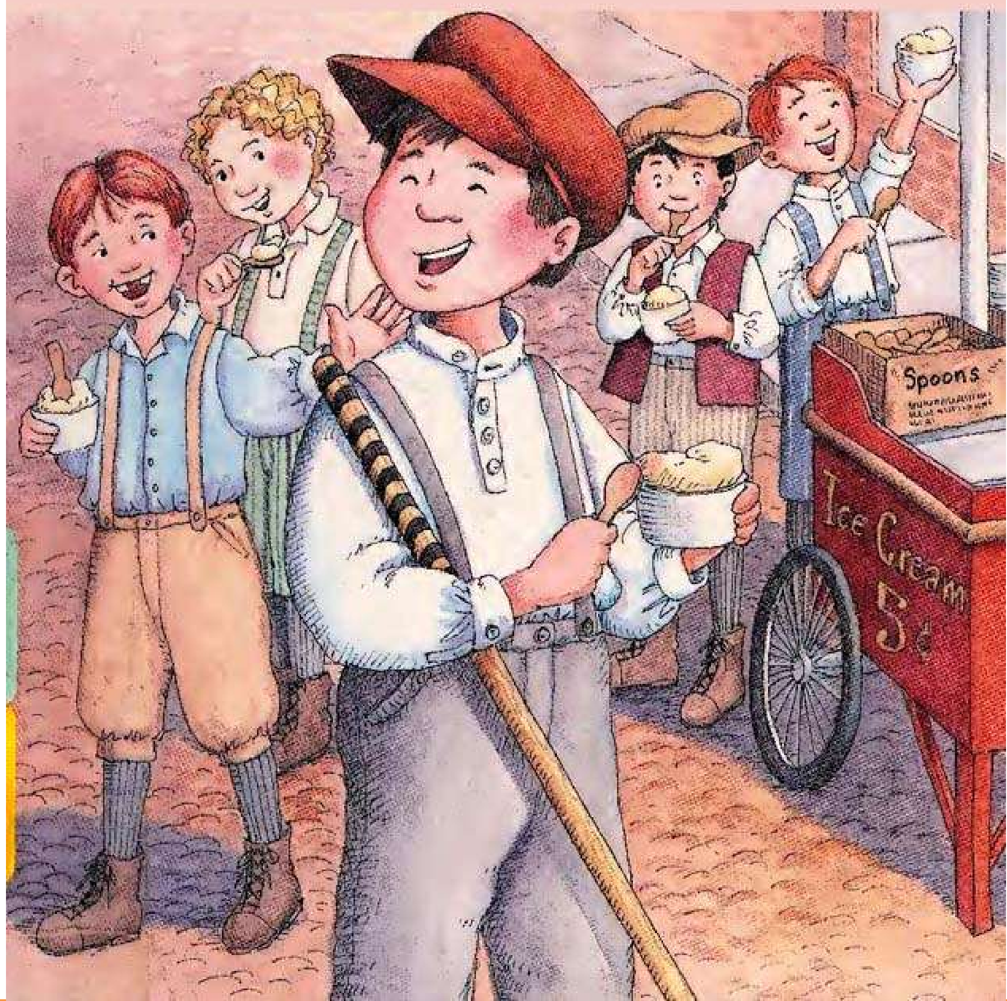
بیب روتھ

اور آئس کریم کھلانا

تحریر کردہ : ڈین گٹ مین
تصویر کشی : ایلین گارون



بیب روتھ

اور آئس کریم کھلانا

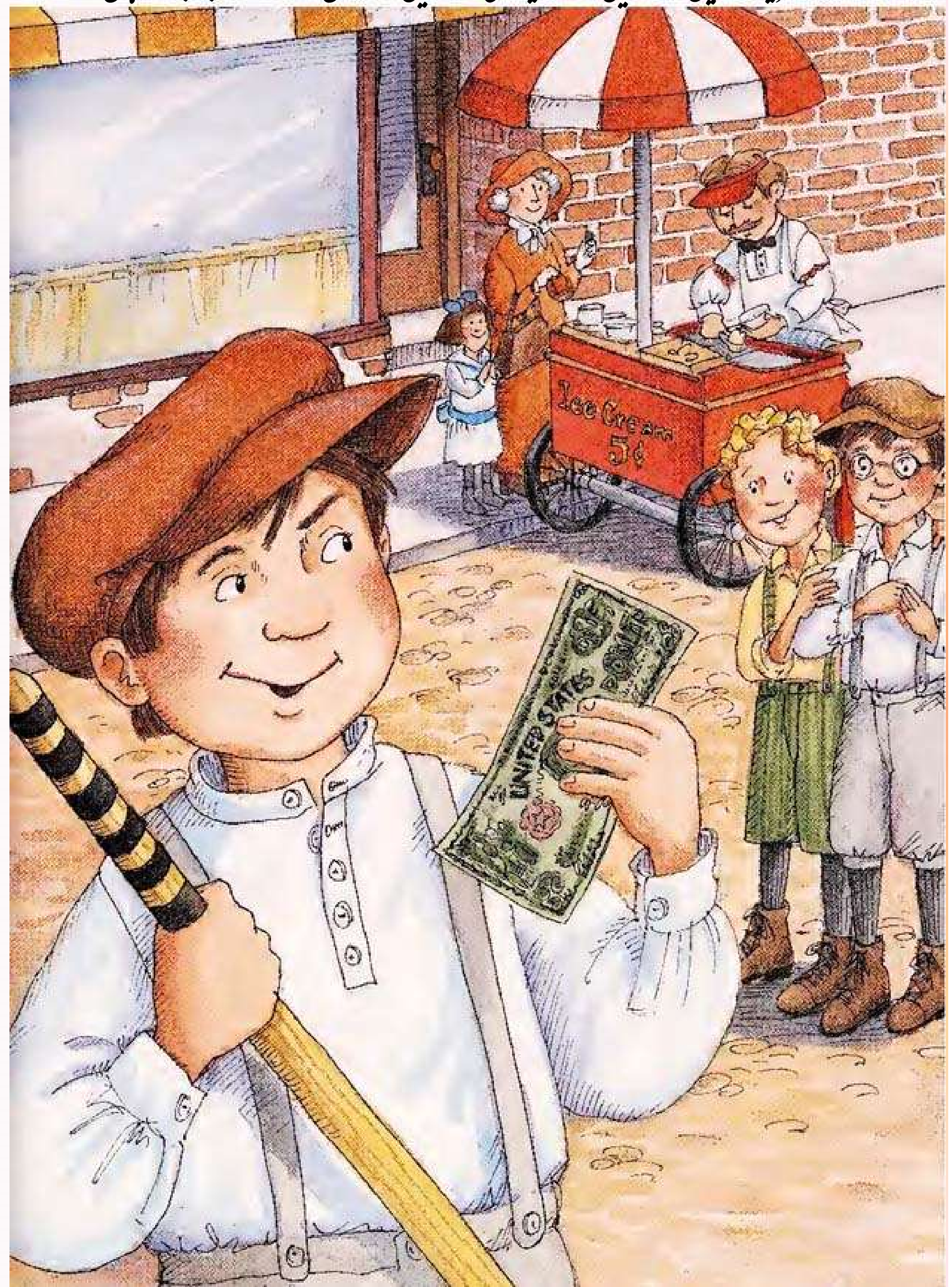


تحریر کردہ : ڈین گٹ مین
تصویر کشی : ایلین گارون
ترجمہ : ابوابو زوہان

بیب روتھ

اور آئس کریم کھلانا

تحریر : ڈین گٹ مین، تصویر کشی : ایلین گارون، ترجمہ : ابوابو زوہان



کڑاکا!

بیس بال کھڑکی توڑ کر اندر جا گھسی،

اور ایک خاتون کے باورچی خانے کے سنک میں جا گری۔





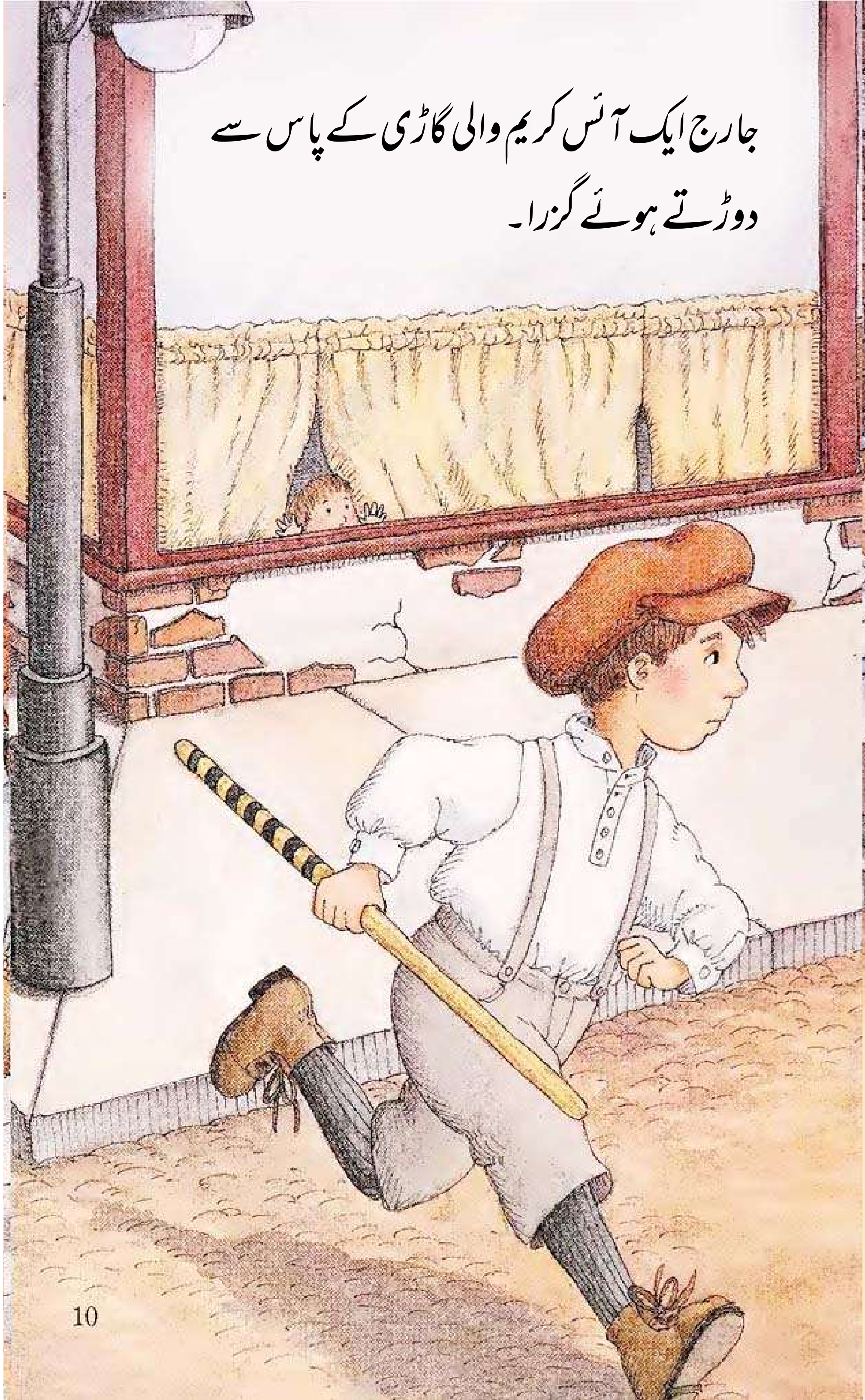
"تم میں سے یہ کس نے کیا؟"
خاتون چلائیں۔
"مجھے پولیس کو بلانا چاہیے!"

"بھاگو!"
سات سالہ جارج روتھ نے چلا کر کہا۔
بچے تمام سمتوں میں بکھر گئے۔

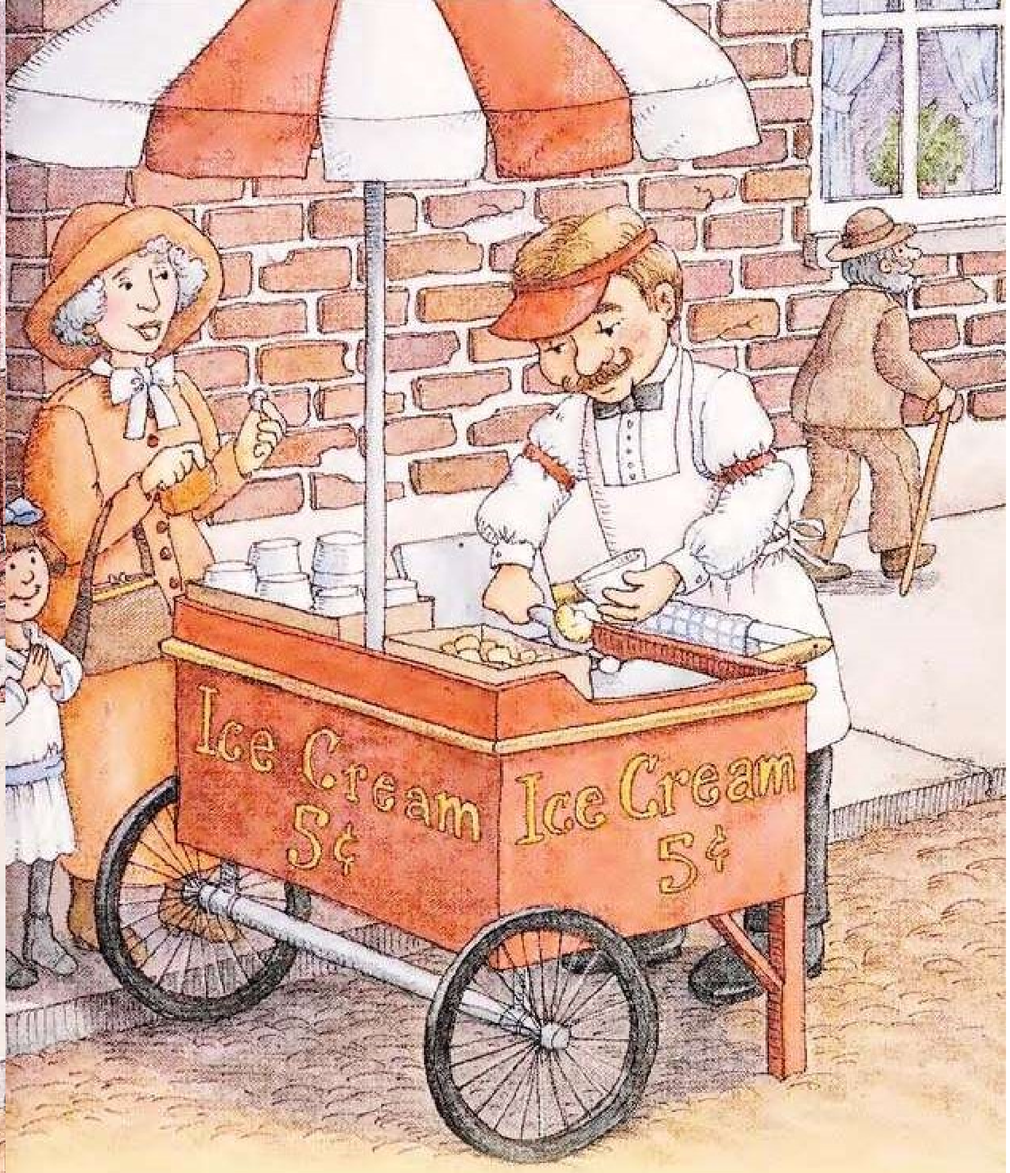


جارج اپنی پوری رفتار سے بھاگ گیا۔

اس کا ارادہ گیند کو اتنی دور مارنے کا نہیں تھا۔ لیکن جارج بالٹیمور کی گلیوں میں کسی بھی دوسرے بچے کے مقابلے میں زیادہ زور سے ہٹ (hit) لگا سکتا تھا اور زیادہ تیز بھاگ سکتا تھا۔ اسے بیس بال کھیلنا بہت پسند تھا۔

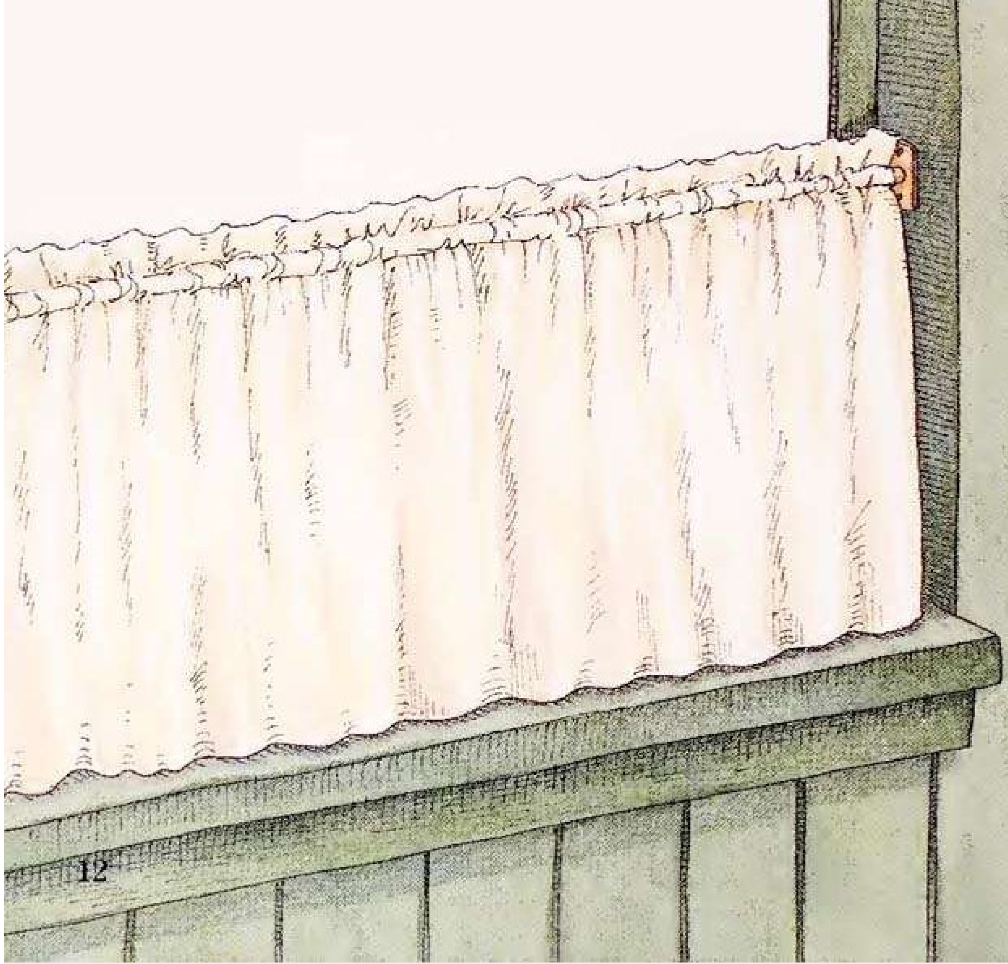


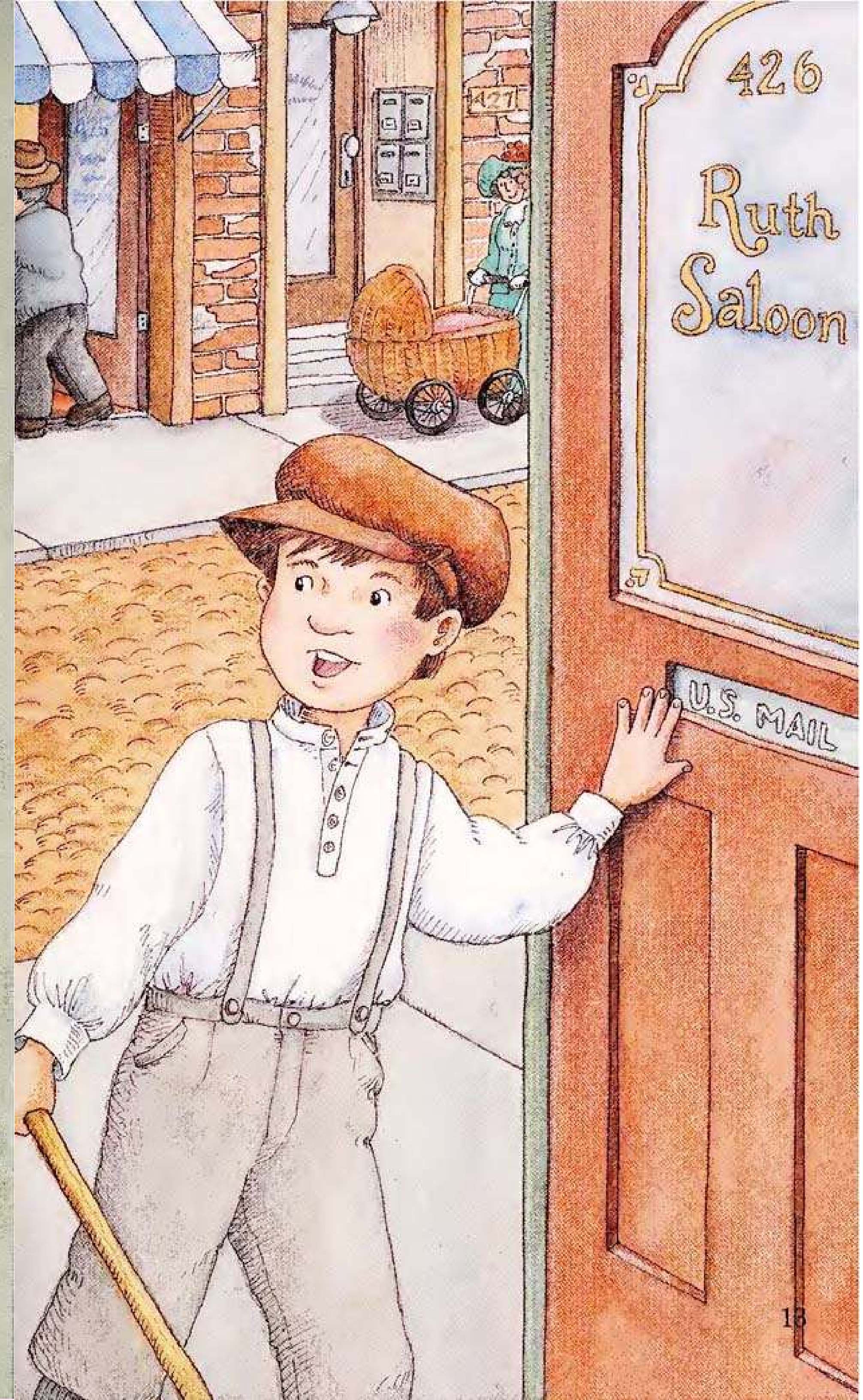
جارج ایک آئس کریم والی گاڑی کے پاس سے
دوڑتے ہوئے گزرا۔



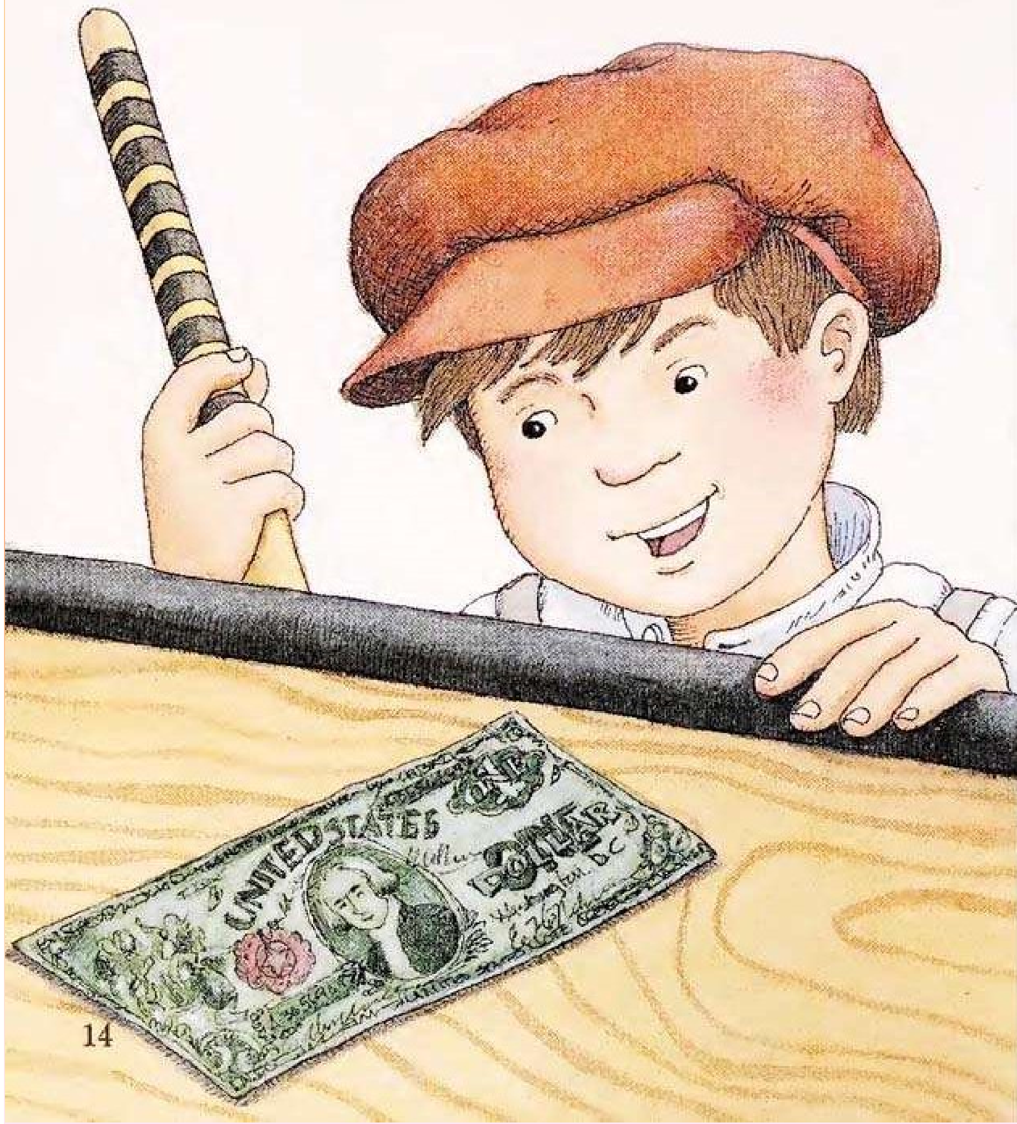
اس کا دل چاہا کہ وہ آئس کریم خرید سکے،
لیکن اس کی قیمت ایک نکل (پانچ سینٹ کا سکہ) تھی—
اور اس کے پاس بالکل پیسے نہیں تھے۔

بالآخر جارج اپنے والد کے میخانے (ٹیرن) پہنچ گیا۔
"پاپا! دوپہر کے کھانے میں کیا ہے؟"
جارج نے پوچھا۔
جارج نے اپنے والد کو تلاش کیا،
لیکن میخانہ خالی تھا۔



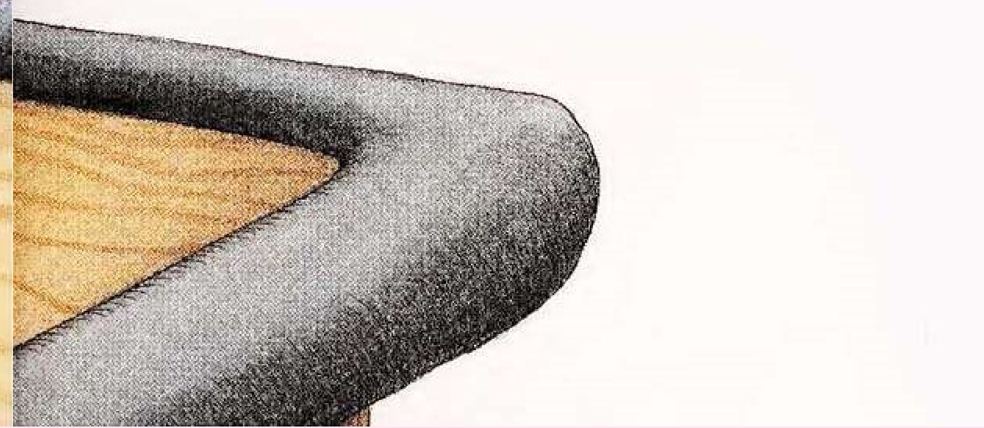


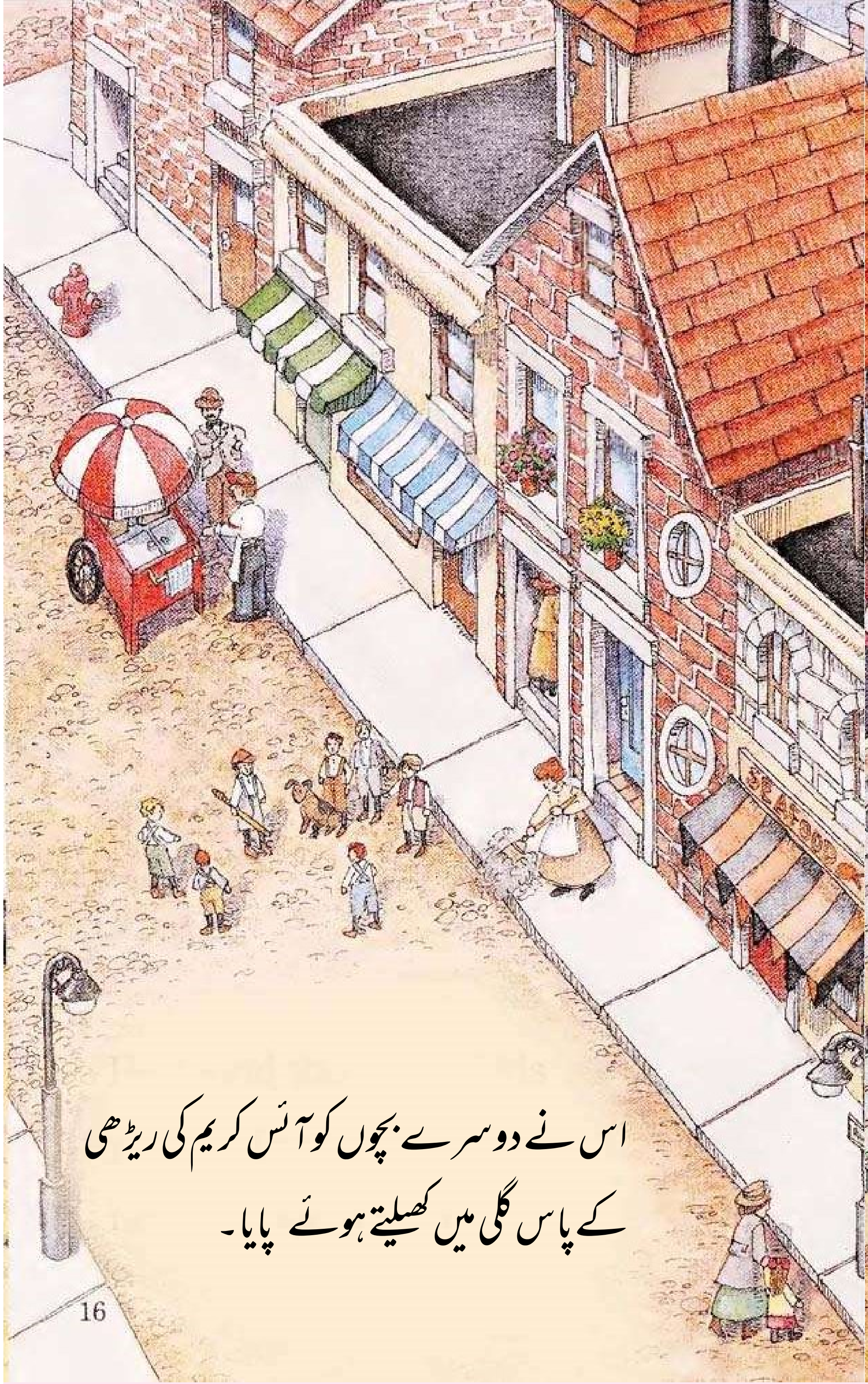
اچانک جارج کو کاؤنٹر پر کچھ نظر آیا۔
ایک ڈالر۔
ایک پورا ڈالر۔ بالکل اکیلا پڑا ہوا۔



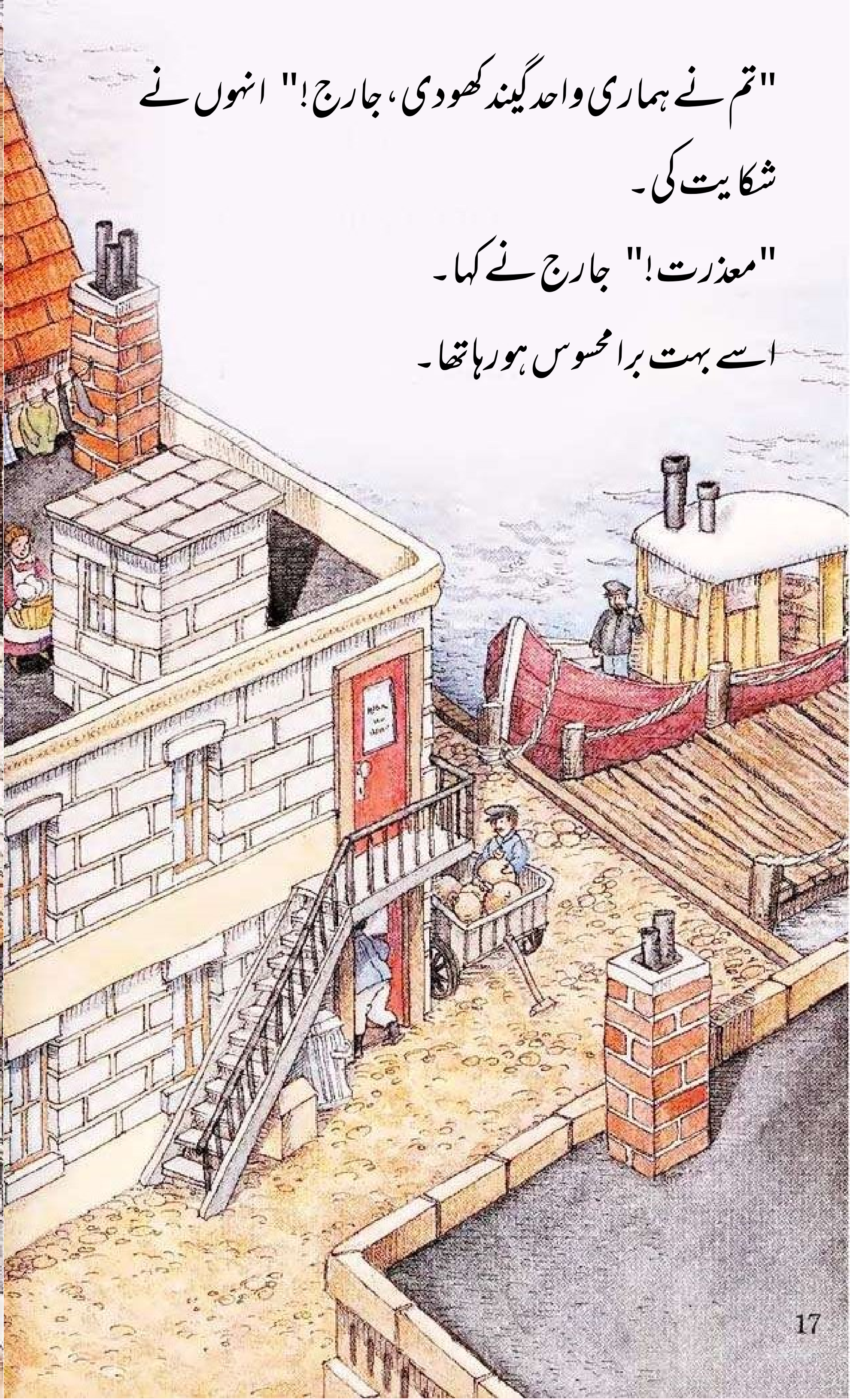


جارج نے ڈالر کی طرف دیکھا۔
اگر وہ اسے وہیں چھوڑ دیتا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اڑ جاتا۔ یا پھر کوئی اسے اٹھا لیتا۔
چنانچہ جارج نے ڈالر اٹھا لیا۔





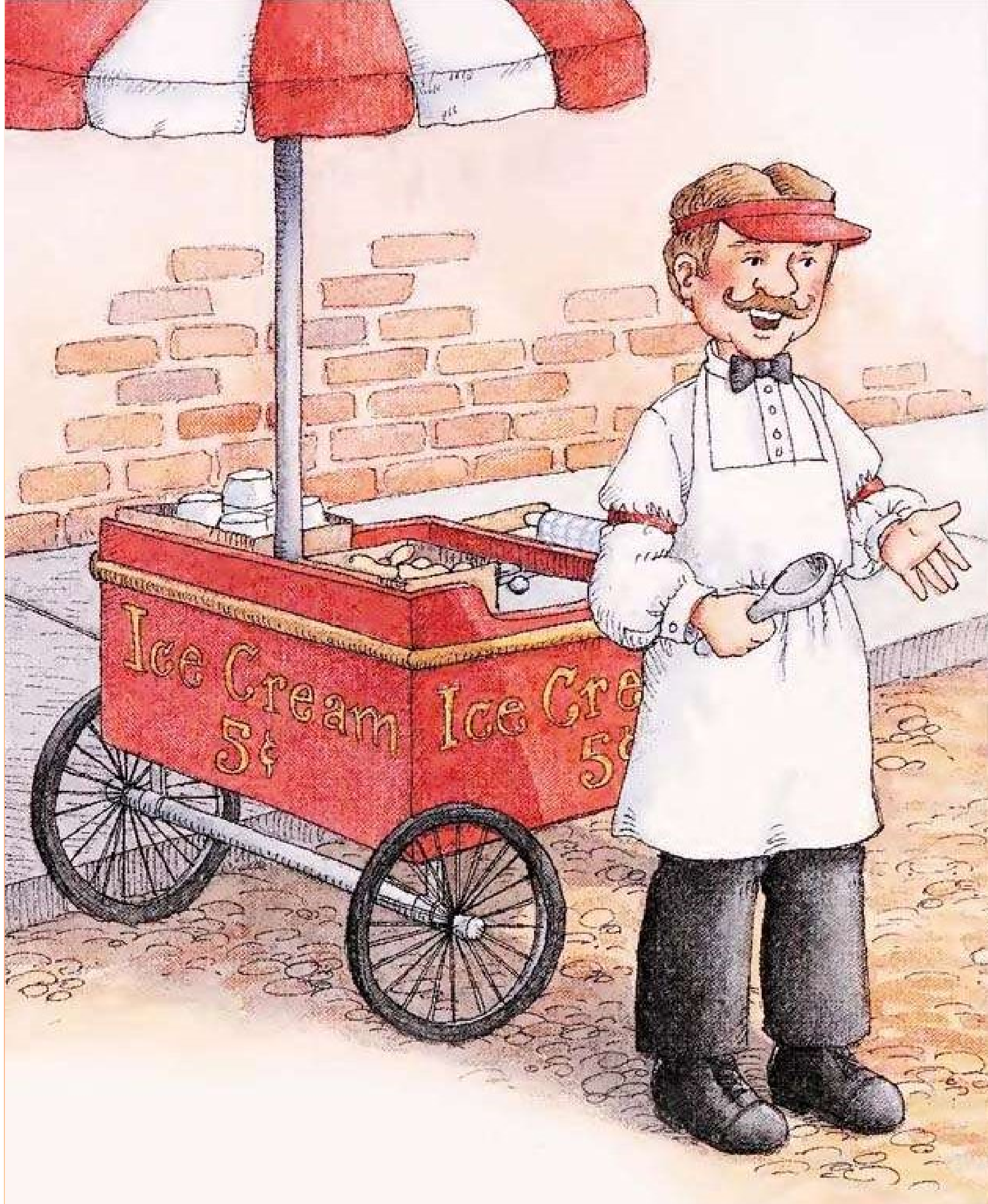
اس نے دوسرے بچوں کو آئس کریم کی ریڑھی کے پاس گلی میں کھیلتے ہوئے پایا۔



"تم نے ہماری واحد گیند کھو دی، جارج!" انھوں نے شکایت کی۔

"معذرت!" جارج نے کہا۔

اسے بہت برا محسوس ہو رہا تھا۔



جارج نے اپنی جیب میں ڈالر کو محسوس کیا۔
غالباً اس کے والد کو ایک چھوٹے سے ڈالر کی کمی محسوس نہیں ہوگی۔

"بیٹے، کیا تمہیں آئس کریم چاہیے؟"
آدمی نے پوچھا۔
"نہیں،" جارج نے کہا،
"مجھے سب کے لیے آئس کریم چاہیے!"



بچوں کے پاس بالکل پیسے نہیں تھے۔
انھیں شاید ہی کبھی آئس کریم ملتی تھی۔

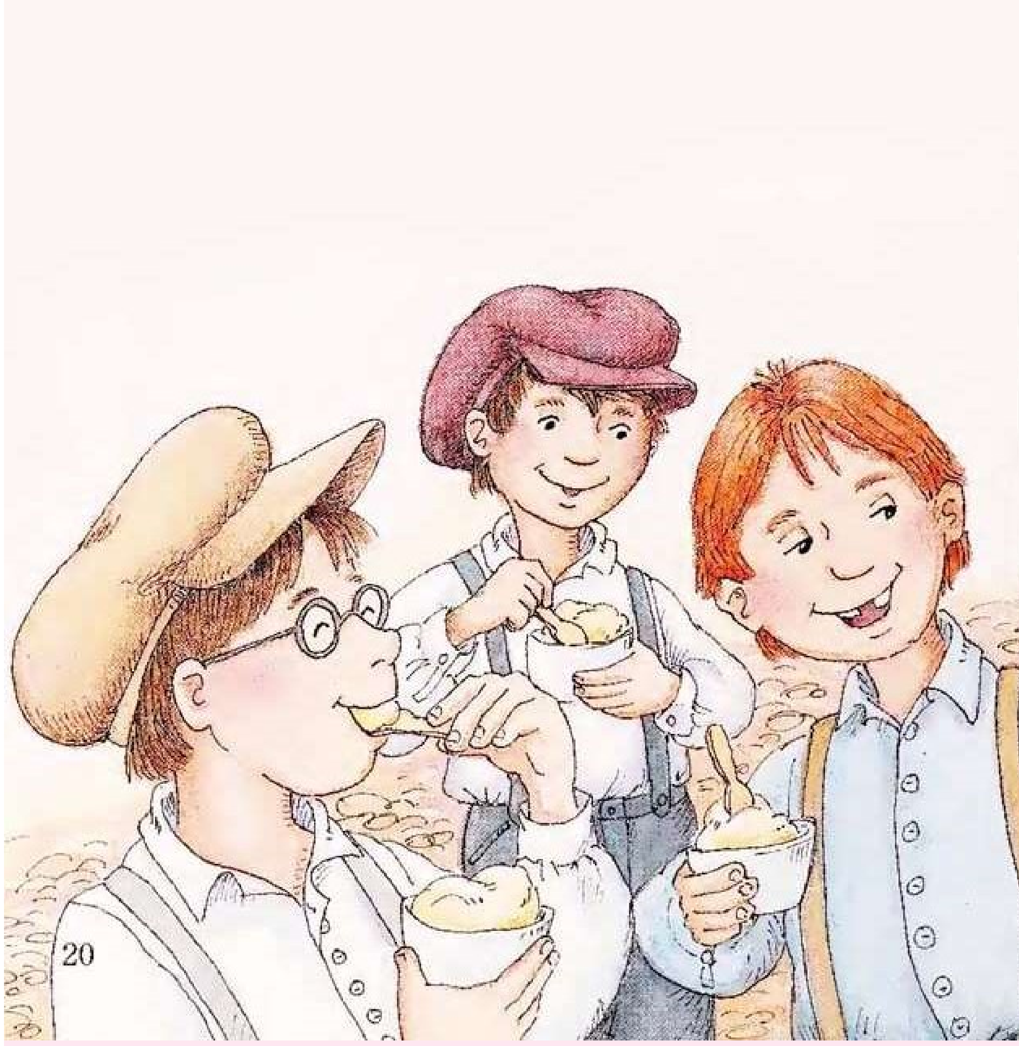


جارج نے گلی کے تمام بچوں کے لیے آئس کریم کی قیمت ادا کرنے کے لیے آدمی کو ڈالر دے دیا۔

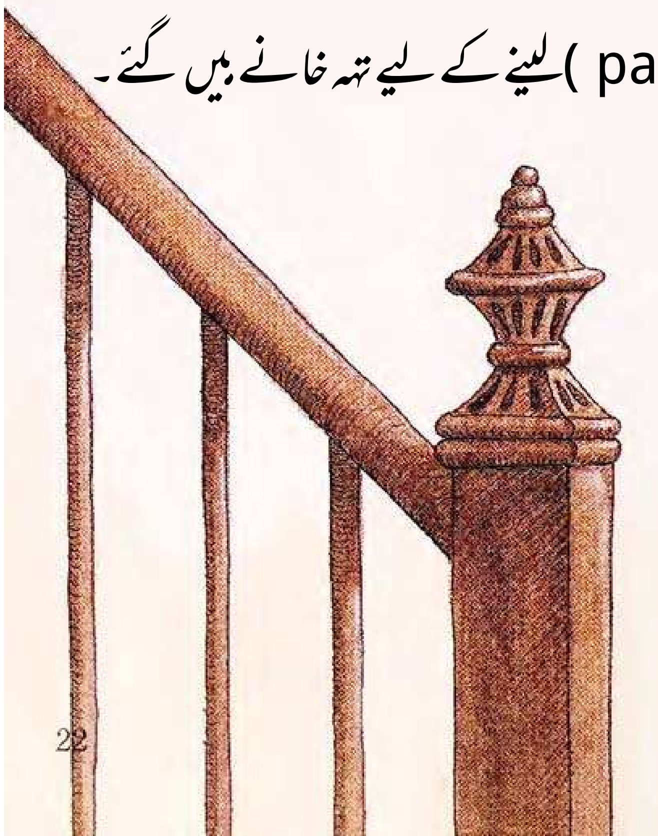
"ہُرے!"

بچے جارج کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے چلائے۔

"شکریہ، جارج!"



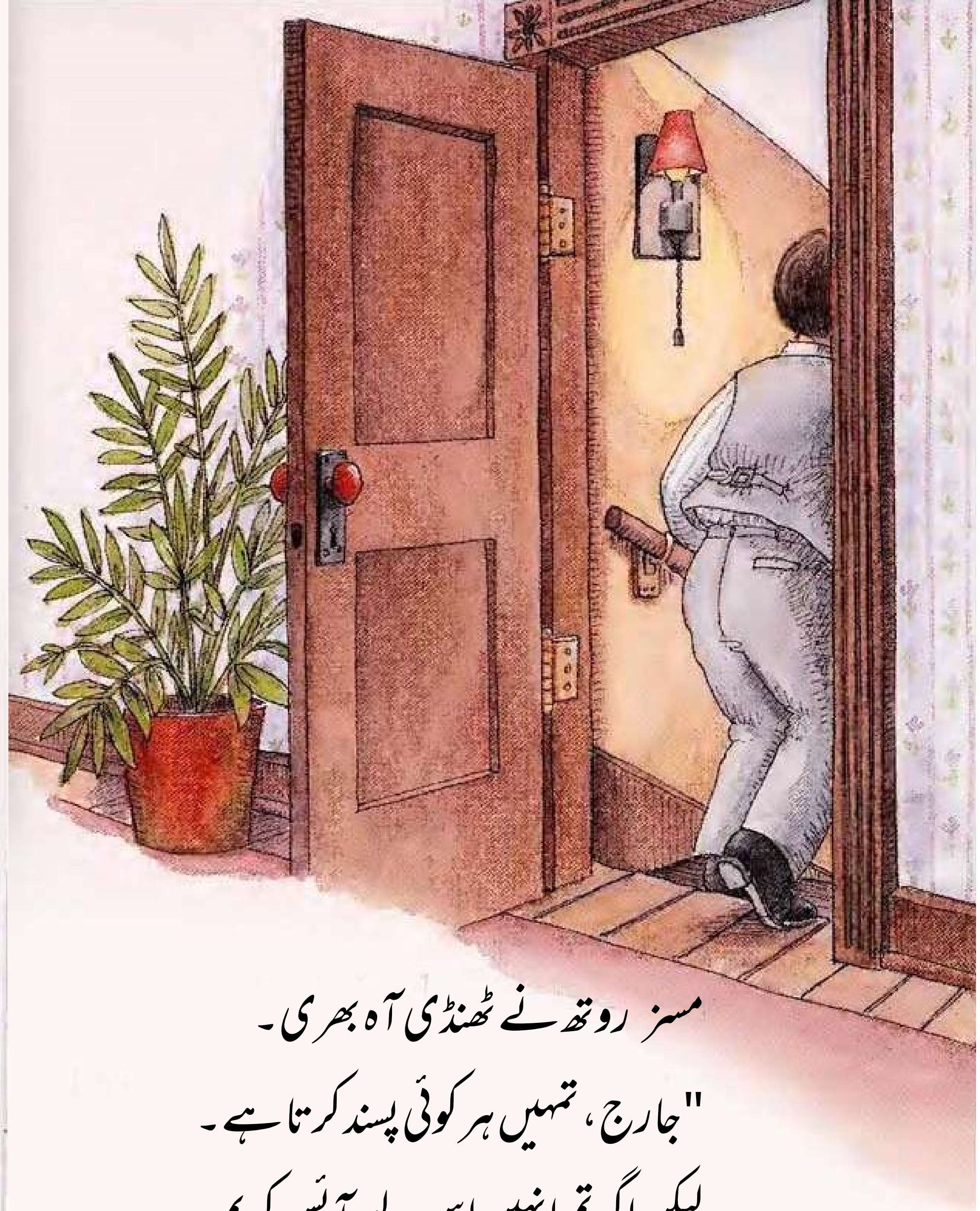
جب جارج گھر پہنچا تو اس کے والدین
اس کا انتظار کر رہے تھے۔
"جارج،" اس کے والد نے پوچھا،
"کیا تم نے ایک ڈالر اٹھایا تھا؟"
"جی ہاں،" اس نے جواب دیا۔
جارج کو جھوٹ بولنا پسند نہیں تھا۔
اس کے والد سزا دینے والا لکڑی کا
تختہ (paddle) لینے کے لیے تہہ خانے میں گئے۔



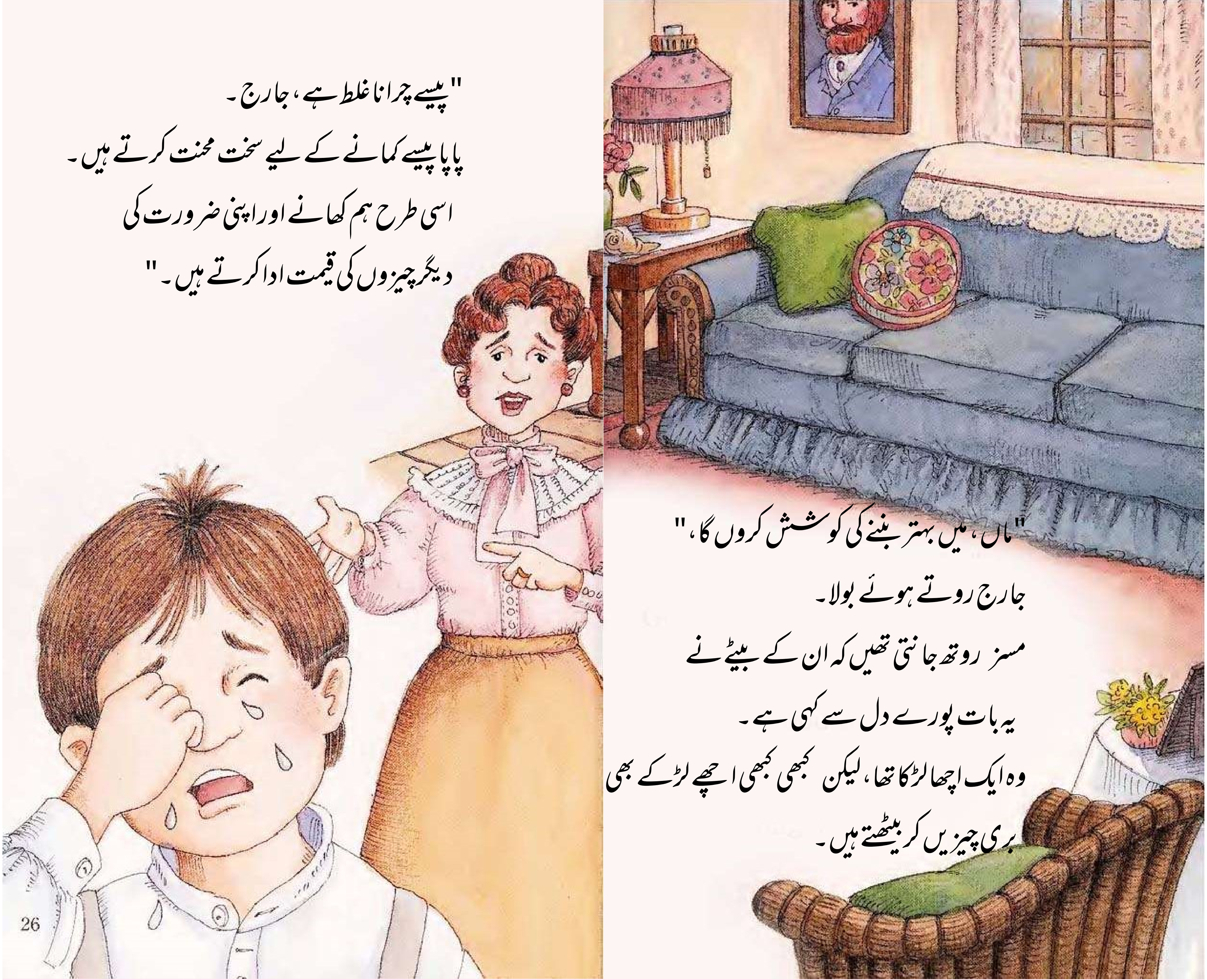


"تم نے ایسا کیوں کیا، جارج؟"
اس کی ماں نے پوچھا۔
"میں چاہتا ہوں کہ بچے میرے دوست بنیں،"
جارج نے کہا۔
"میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھے پسند کریں۔"





مسز روتھ نے ٹھنڈی آہ بھری۔
"جارج، تمہیں ہر کوئی پسند کرتا ہے۔
لیکن اگر تم انہیں اس لیے آئس کریم
خرید کر دیتے ہو تا کہ وہ تمہیں پسند کریں،
تو تمہیں کبھی پتہ نہیں چلے گا کہ وہ
تمہیں پسند کرتے ہیں یا آئس کریم کو۔"

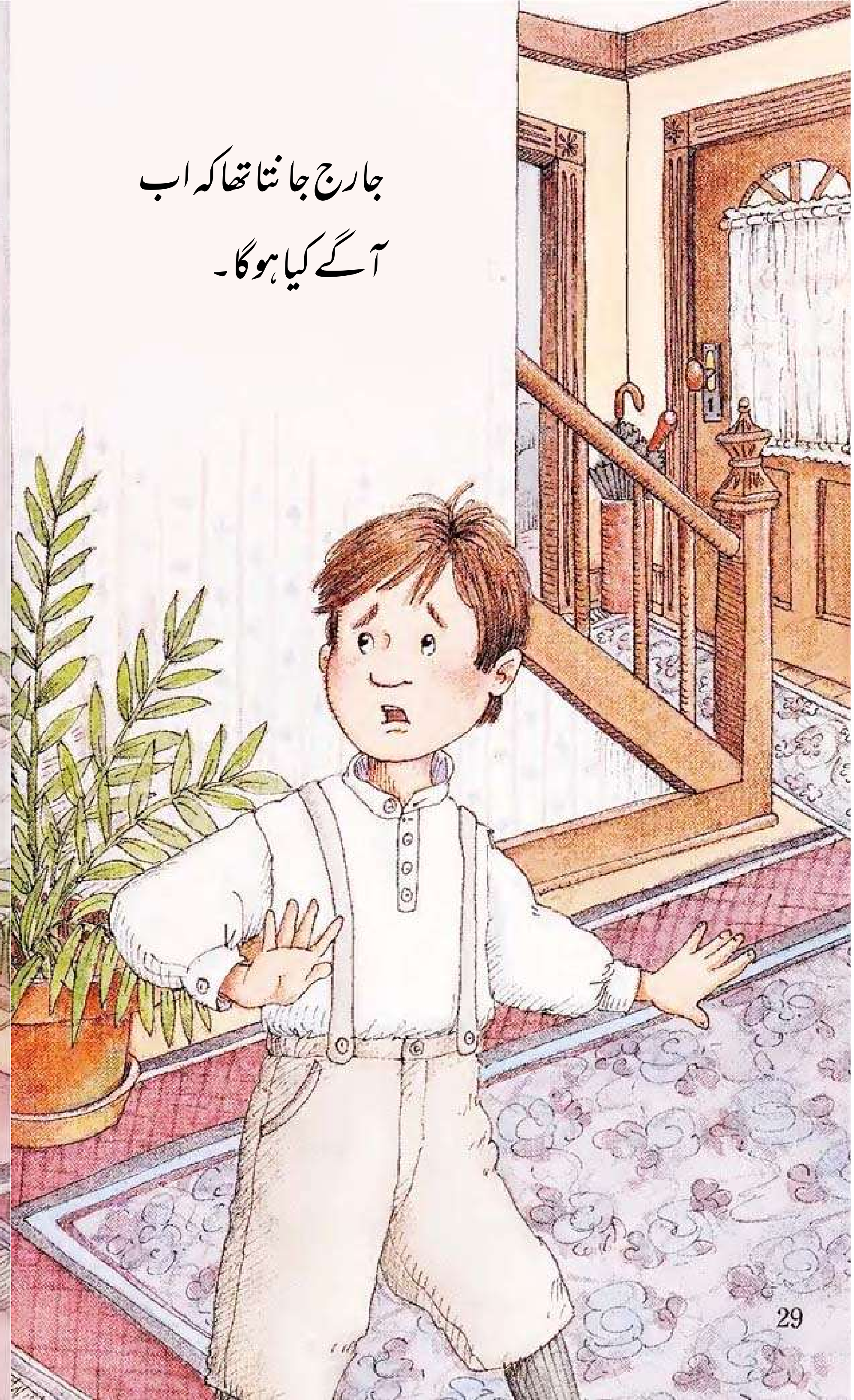


"پیسے چرانا غلط ہے، جارج۔
پاپا پیسے کمانے کے لیے سخت محنت کرتے ہیں۔
اسی طرح ہم کھانے اور اپنی ضرورت کی
دیگر چیزوں کی قیمت ادا کرتے ہیں۔"

"ماں، میں بہتر بننے کی کوشش کروں گا،"
جارج روتے ہوئے بولا۔
مسز روتھ جانتی تھیں کہ ان کے بیٹے نے
یہ بات پورے دل سے کہی ہے۔
وہ ایک اچھا لڑکا تھا، لیکن کبھی کبھی اچھے لڑکے بھی
بری چیزیں کر بیٹھتے ہیں۔



مسٹر روتھ تہہ خانے سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئے۔
وہ غصے میں نظر آرہے تھے۔



جارج جانتا تھا کہ اب
آگے کیا ہوگا۔



وہ اس سے پہلے کہ اس کے والد اسے پکڑ پاتے، سامنے
کے دروازے سے باہر بھاگ گیا!



"واپس یہاں آؤ، جارج!"
اس کے والد چلائے۔
مسز روتھ نے اپنے بیٹے کو دیکھا،
اور سوچا کہ اس کا انجام کیا ہو گا۔

جب وہ بڑے ہوئے، تو جارج "بیب" روتھ تاریخ کے مشہور ترین بیس بال کھلاڑیوں میں سے ایک بن گئے۔ وہ ایک بہت ہی سخی انسان تھے، لیکن کبھی کبھی وہ سوچے سمجھے بغیر کام کر بیٹھتے تھے۔